روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۴ / ۳۹ | جمعرات ۹ رجب ۱۴۰۹ ھ ۱۶ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش ۱۶ فروری ۱۹۸۹ء | نمبر ۴۱

دعا

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حلِ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلوب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے" (ایام صلح ص۷)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے وقفِ نو میں شمولیت کی میعاد میں دو سال کا اضافہ

میری خواہش ہے کہ پانچ ہزار واقفین بچے اللہ تعالےٰ کی راہ میں پیش کئے جائیں

وقفِ نو میں شامل بچوں کی تربیت کے لئے نہایت اہم اور قیمتی نصائح کا بصیرت افروز بیان

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء کا خلاصہ

لندن ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء کو بیت الفضل لندن میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے نماز جمعہ پڑھائی نماز سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے وقفِ نو کی جو میں نے تحریک کی تھی اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بارہ سو سے زائد ایسے بچوں کے متعلق اطلاع مل چکی ہے جو وقفِ نو کی نیت کے ساتھ دعائیں مانگتے ہوئے خدا سے مانگے گئے تھے۔ یہ چھوٹے چھوٹے بچے آئندہ صدی کے واقفینِ نو کہلاتے ہیں۔ وقفِ نو کے لئے جتنی تعداد کی توقع تھی اتنی تعداد بلکہ اس کا ایک حصہ ابھی پورا نہیں ہو سکا۔ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے۔ اس میں پیغام پہنچانے والوں کا قصور ہے۔ ان دنوں کیسٹ کا نظام آج کی نسبت بہت کمزور حالت میں تھا۔ اس وجہ سے وہ جو براہ راست پیغام کا اثر ہو سکتا ہے اس سے بہت سے احمدی بلیتے محروم رہ گئے۔ میری خواہش یہ تھی کہ کم سے کم پانچ ہزار بچے اگلی صدی کے واقفینِ نو کے طور پر ہم خدا کے حضور پیش کریں لیکن ابھی اس تعداد کو پورا کرنے میں کافی سفر باقی ہے تاہم جس طرح بعض دوستوں کے خطوط سے پتہ چل رہا ہے وہ خواہش رکھتے ہیں لیکن وہ یہ سمجھ کر اب وقت نہیں رہا وہ اس خواہش کو پورا نہیں کر سکتے لہٰذا ان کے لئے اور جن تک ابھی یہ پیغام ہی نہیں پہنچا میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ وقفِ نو میں شمولیت کے لئے مزید دو سال کا عرصہ بڑھایا جاتا ہے تاکہ وہ اس پہلی تحریک میں شامل ہو جائیں اس عرصہ میں جس حد تک بھی ممکن ہو یہ فوج پانچ ہزار کی تو ضرور ہو جائے اس سے بڑھ جائے تو بہت ہی اچھا ہے،

حضور نے فرمایا۔ ان واقفین نو کے سلسلہ میں ہماری تیاری کے دو حصے ہیں اول جماعت کی انتظامیہ کو کیا کرنا ہے دوم بچوں کے والدین کو کیا کرنا ہے جہاں تک انتظامیہ کا تعلق ہے —— اس کے متعلق میں وقتاً فوقتاً ہدایات دیتا رہا ہوں۔ اور جو جو نئے خیال آئیں ان کو بھی اس منصوبے میں شامل کر لیا جاتا ہے جہاں تک والدین کا تعلق ہے آج میں اس ذمہ داری کے متعلق کچھ باتیں بیان کرنی چاہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا۔ خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ انسانی قربانی کی سجاوٹ تقویٰ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے پیار اور محبت کے نتیجہ میں انسانی روح بن ٹھن کر تیار ہوا کرتی ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں۔

حضور نے فرمایا گزشتہ واقفین کئی قسم کے ہیں کچھ نے بڑی عمروں میں ایسی حالت میں اپنے آپکو خود پیش کیا کہ ان کی اپنی تربیت بہت اچھی ہوئی ہوئی تھی۔ اور وقف نہ بھی کرتے تب بھی وقف کی روح رکھنے والے تھے اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اچھی عادات سے سجے ہوئے لوگ تھے واقفین کا یہ گروہ زندگی کے ہر شعبہ میں نہایت کامیاب رہا۔ پھر ایک ایسا دور آیا کہ والدین نے اپنی اولاد کو خود وقف کرنا چاہا ان میں بہت سے جامعہ میں ایسے خام مال کے طور پر پیش ہوتے ہیں جس کے اندر مختلف قسم کی ملاوٹیں ہوتی ہیں ان کو وقف کی روح کے مطابق ڈھالنا بعض دفعہ مشکل بلکہ محال ہو جایا کرتا ہے معلوم یہی ہوتا ہے کہ والدین نے پیش تو کر دیا لیکن تربیت کی طرف توجہ نہ کی یا اتنی دیر کے بعد اُن کو وقف کا خیال آیا کہ اس وقت تربیت کا وقت باقی نہیں رہا تھا۔ اور بعض والدین نے اس وجہ سے بھی بچہ وقف کیا کہ عادتیں بہت بگڑی ہوئی ہیں اور وہ سمجھتے تھے کہ اس طرح تو ٹھیک نہیں ہوتا وقف کر دو تو آپ ہی جماعت سنبھال لے گی اور ٹھیک کر لے گی۔ مگر یہ تو زندگی کا ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ خدا کے حضور پیش کرنے کے لئے آپ کو گندا بچہ نظر آیا اس لئے یہ جو تازہ کھیپ آنے والی ہے اگر ہم ان کی تربیت اور پرورش سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے لہٰذا والدین کو چاہیئے کہ ان بچوں کے اوپر پہلے خود گہری نظر رکھیں اور اگر خدانخواستہ وہ سمجھتے ہوں کہ یہ بچہ وقف کے اہل نہیں تو ان کو دیانت داری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو مطلع کرنا چاہیئے تاکہ اس وقف کو منسوخ کر دیا جائے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک اخلاق حسنہ کا تعلق ہے اس سلسلہ میں میں مختلف خطبات میں آپ کے سامنے مختلف پروگرام رکھتا رہا ہوں ان سب کو ان بچوں کی تربیت میں خصوصیت سے پیشِ نظر رکھیں مثلاً یہ کہ وقفِ نو میں شامل ہر بچہ کو بچپن سے ہی سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیئے اور یہ نفرت ماں کے دودھ اور باپ کی پرورش کی باہوں میں اسے ملنی چاہیئے اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو ان بچوں کی خاطر اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنا ہوگی اور پہلے سے بہت بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا کیونکہ خدا کی ایک مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے اس مقدس امانت کے کچھ تقاضے ہیں جن کو آپ نے بہر حال پورا کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا قناعت کا واقفین کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے بچپن ہی سے ان بچوں کو قانع بنانا اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہیئے دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان کو پہنچانا ضروری ہے۔ بچپن سے ہی ان کے اندر مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہیئے ترش روئی وقف کے پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ ترش رُو واقفین زندگی ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں۔ اس لئے خوش مزاجی اور تحمل بھی واقفین بچوں میں بہت ضروری ہے مزاح اچھی چیز ہے لیکن اس کے اندر پاکیزگی اور لطافت ہونی چاہیئے۔ گندے لطائف کے ذریعہ اپنے یا غیروں کے دل بہلانے کی عادت نہیں ہونی چاہیئے کرختگی اور بھونڈا پن لطافت سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ کثافت سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اپنے گھر میں اچھے مزاح کو تو جاری کریں لیکن بُرے مزاح کے خلاف بچوں کے دل میں بچپن سے ہی نفرت اور کراہت پیدا کریں۔

قناعت کے بعد پھر غناء کا مقام آتا ہے غناء کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ غریب کی ضرورت

(باقی ص۷ پر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ ۵۰ پیسے

۱۶ ر تبلیغ ۱۳۶۸ہش ۱۶ ر فروری ۱۹۸۹ء

مذہب کی بنیاد

اگر انسان مذہب کو اپنی مرضی اور اپنے حالات کے مطابق ڈھالتا چلا جائے تو اسے جیسا چاہے بنا لے۔ آسان سے آسان اور مشکل سے مشکل۔ اور پھر دوسرے مذاہب سے مقابلہ کرنے لگے کہ دیکھئے میرا مذہب کتنا اچھا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جس مذہب کو ڈھال ڈھال کر اور لوہے کی طرح کوٹ کوٹ کر اپنے مزاج کے مطابق بنایا جائے وہ سوسائٹی تو ہو سکتا ہے یا کلب کہہ لیجئے لیکن مذہب ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مذہب وہ ہے جو کسی مذہب کے بانی نے دیا ہو۔ ہاں اس کی تشریح ہو سکتی ہے۔ توضیح ہو سکتی ہے۔

آجکل بہائیت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ لاتعلق بہائیت کا ایک اہم عنصر ہے۔ لیکن کیا بہائیت کے بانی نے بھی یہی کہا تھا۔ اور اگر یہی کہا تھا تو پھر اخبار کوکب ہند جلد ۱ نمبر ۵ مجریہ یکم جولائی ۱۹۲۴ء میں یہ اعلان کیوں کیا گیا۔

"ہم مسلمان ہیں اور خدا کی وحدانیت اور آنحضرت صلعم کی رسالت، قرآن کی حقانیت غرضیکہ مسلمانوں کے تمام عقائد میں کلیتہً شریک ہیں اور یہاں تک مصر ہیں کہ ہمارا کوئی عقیدہ آپ قرآن شریف کے خلاف ثابت کر دیں تو ہم اپنی غلطی درست کر لیں گے۔ اس طرح اگر اختلاف ہے تو صرف تشریح اور تفسیر میں۔ اور وہ بھی ایسا جس میں مشاہیر متقدمین۔ اہل بہاء کے ساتھ شریک ہیں"

یہ اعلان صاف ظاہر کرتا ہے کہ جس وقت یہ بات کہی گئی تھی اس وقت تک غلط یا درست بہائی اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے تھے۔ اور نہ اپنے مذہب کو کوئی الگ مذہب سمجھتے تھے نہ مسلمانوں سے، ان کے خیال میں کوئی ایسا اختلاف تھا جو بنیادی عقائد سے ٹکراتا ہو۔

لیکن آہستہ آہستہ انہوں نے بدلنا شروع کیا خاص طور پر جب مصر کے محکمہ شرعیہ کا فیصلہ بہائیوں کے متعلق شائع ہوا۔ پھر یہ اپنے آپ کو غیر مسلم کہلانے لگے۔ مسلمانوں سے رشتہ توڑ لیا اور ایک الگ قوم یا ملت بن گئے۔ کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے بنیادی عقائد میں آہستہ آہستہ

باقی صـ۶ پر

چھا جائیں اگر دل پہ کبھی غم کی گھٹائیں
لے جاؤ سرِ عرشِ بریں اپنی دعائیں
جو بات بھی ہوتی ہے وہ ہوتی ہے وہاں طے
ارشادِ خداوند سے چلتی ہیں ہوائیں

ـــــ ابوالاقبال

حضور کا خط ملنے پر

مرے آقا نے خود مجھ کو لکھا خط
یہ سرمایہ ہے میری زندگی کا
ہوا ہے صبر کا پیمانہ لبریز
الٰہی اذن ہو اب واپسی کا
ہر اک رُت ہجر کی رُت ہو گئی ہے
بہاروں کا پڑا ہے رنگ پھیکا
نگہ اٹھے تو آقا رُوبرو ہوں
یہی دل چاہتا ہے ہر کسی کا
جِلو میں لاتا ہے سیلابِ رحمت
ذرا سا عکس آنکھوں میں نمی کا
بشارت لے کے آتے ہیں فرشتے
بھرم رہتا ہے میری بندگی کا
خدا ہے پشت پر اُس شیرِ نَر کی
نہ کر پائے گی دنیا بال بیکا
ہماری یاد میں بے چین ہیں وہ
ہوا یہ رُوپ عشق و عاشقی کا
ہمارا حوصلہ ہے دکھ اٹھا کے
دیا ہے درس صلح و آشتی کا
دعائیں لب پہ دشمن کے لئے ہیں
یہ تحفہ ہے شعور و آگہی کا
دکھا دے جلد دینِ حق کا غلبہ
بھروسہ کیا حیاتِ عارضی کا
جو چاہی کرب نے صورت بنالی
مرے بس کا نہیں فن شاعری کا

ـــــ امۃ الباری ناصر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد سے متعلق چند امور

(قسط ۱)

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک منفرد خصوصیت اور امتیازی شان حاصل ہے کہ آپؐ کی حیات طیبہ بنی نوع انسان کے ہر طبقہ کے لئے زندگی کے ہر مرحلہ میں تا قیامت بہترین نمونہ ہے

مسئلہ تربیت اولاد کی اہمیت

تربیت اولاد کا مسئلہ انسان کی اجتماعی اور انفرادی زندگی میں خاص اہمیت رکھتا ہے اور موجودہ زمانہ میں تو یہ وہ بنیادی مسئلہ ہے۔ جسے نظر انداز کرنے کی وجہ سے دنیا بہت سی الجھنوں اور پریشانیوں میں مبتلاء ہو چکی ہے۔ جن سے نجات پانے کی کوئی راہ اب اسے نظر نہیں آتی۔ سائنسی ترقی نے علوم فنون کی نئی نئی راہیں تو کھول دیں۔ لیکن ذہنی بالیدگی اور دماغی ترقی کو بے راہ روی سے بچانے اور نقطۂ اعتدال پر قائم رکھنے کے لئے جن اخلاقی اور روحانی قدروں کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت تھی دانشوران مغرب نے انہیں نظر انداز کر دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ یہ ترقی تعمیر سے زیادہ تخریب کے لئے استعمال ہونے لگی اور نئی نسلیں مادی ترقی کے باوجود روحانی اور اخلاقی لحاظ سے تیزی کے ساتھ تنزلی کے گڑھے میں گرتی چلی گئیں اور اس کے نہایت خطرناک نتائج ظاہر ہونے لگے۔

یہی وہ صورتِ حال ہے جسے دیکھ کر اب خود یورپ کے مدبرین اور مفکرین بھی فکر اور تشویش کا اظہار کر رہے ہیں اور یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ انہوں نے آئندہ نسلوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت کے پہلو کو نظر انداز کر کے ایک عظیم غلطی کی ہے چنانچہ گزشتہ سال امریکہ کے سابق صدر رونالڈ ریگن نے بھی اپنی ایک تقریر میں اس صورت حال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فکر کا اظہار کیا تھا اور برملا اعتراف کیا تھا کہ:۔

"آئندہ نسلوں کو بے راہ روی سے بچانے کے لئے مذہبی اقدار کو زندہ کرنے کی شدید ضرورت ہے"

(نوائے وقت)

غرض موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے وثوق کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نوجوانوں کی بے راہ روی اور آئندہ نسلوں کی عدم تربیت موجودہ زمانہ کا ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔

اس اہم مسئلہ کو حل کرنے کی سب سے بہتر اور مکمل صورت یہ ہے کہ ہم اس بارے میں آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کا بنظر غائر مطالعہ کریں۔ بادی النظر یہ ایک عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے کہ ہم موجودہ ترقی یافتہ زمانہ کے ایک اہم مسئلہ کو حل کرنے کے لئے آج سے چودہ سو برس قبل کے زمانہ کی طرف دیکھیں اور اس زمانہ کے ایک انسان کے نمونہ کو اپنائیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے جسے ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا جا سکتا ہے جس طرح زندگی کے باقی شعبوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل اور مکمل نمونہ چھوڑا ہے اسی طرح تربیت اولاد کے سلسلے میں بھی حضور نے جو تعلیم پیش فرمائی اور جس طرح اس پر عمل کر کے دکھلایا وہ آج چودہ سو سال گذر جانے کے باوجود ایک اعلیٰ اور معیاری نمونہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ نفسیات کے ماہرین سالہا سال کی تحقیق کے بعد آج انسانی نطرت کے جن اسرار کو بے نقاب کر رہے ہیں آنحضور (فداہ نفسی) نے آج سے چودہ سو برس قبل انہیں ملحوظ رکھا اور ان کی بناء پر تربیت اولاد کے سلسلے میں ایسی بیش قیمت ہدایات دیں جو ہر لحاظ سے مکمل ہیں۔

تربیت اولاد کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تعامل۔ یہ ایک بہت وسیع مضمون ہے بطور نمونہ چند ایک امور ہدیۂ احباب کئے جاتے ہیں:۔

بچہ کی تربیت کا ابتداء سے خیال رکھو

بچوں کے بگڑنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ابتداءً ان کی تربیت کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اولاد کے ساتھ فطری اور طبعی محبت کی بناء پر بچوں کی حرکات کو بے سمجھی اور نادانی پر محمول کر کے نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کا دل و دماغ ماحول سے متاثر ہونے لگتا ہے۔ بلکہ علم النفس کے ماہرین تو یہ کہتے ہیں کہ مباشرت اور ایام حمل میں والدین کے جو خیالات و جذبات ہوتے ہیں وہ بھی بچے پر اثر انداز ہوتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو آج سے چودہ سو برس قبل ملحوظ رکھا اور یہ تلقین فرمائی کہ مباشرت کے وقت بھی اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھو اور یہ دعا پڑھو الٰہی! اگر تیرے علم میں ہمیں کوئی بچہ عطا ہونے والا ہے تو ہمیں اس وقت ہر قسم کے گندے جذبات سے بچا۔ برائی کے خیالات سے ہمارے دل و دماغ کو محفوظ رکھ تاکہ ہونے والے بچہ کے دل و دماغ بھی ہر قسم کی برائی سے محفوظ رہیں۔

ابتدائی تربیت

پھر حضور نے یہ ہدایت فرمائی اور اس پر عمل بھی کر کے دکھلایا کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے کانوں میں اذان ۔۔۔۔ کہی جائے اور بچہ کو پہلی خوراک یعنی گھٹی دیتے وقت بھی دعا کی جائے۔ اس طرح آپ نے یہ بتایا کہ بچہ روز اول سے تربیت کا محتاج ہے اور والدین کا فرض ہے کہ وہ بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کی تربیت کا کام شروع کر دیں اور کسی وقت بھی تربیتی پہلو کو نظر انداز نہ کریں۔

عقیقہ

پھر بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم عقیقہ کرتے تھے اور بچہ کی طرف سے قربانی دیتے اور اس کے سر کے بالوں کو تول کر اس کے بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ کے طور پر دیتے تھے۔ اس سے یہ سکھلانا مقصود تھا کہ بچہ کو محض کھانا پلانا اور اس کے آرام کا خیال رکھنا ہی ضروری نہیں بلکہ اس کی اخلاقی تربیت بھی لازمی ہے محض کھانے پینے میں تو ایک انسان اور حیوان دونوں برابر ہیں۔ حیوان کو اس کی خاطر قربان کر کے بتایا جاتا ہے کہ ہم نے اسے محض حیوان نہیں بنانا بلکہ اس کی تربیت کر کے اسے بااخلاق انسان بنانا ہے پھر چاندی یعنی مال کو قربان کر کے آپ نے یہ سبق دیا کہ انسانی زندگی کا مقصود محض مال جمع کرنا نہیں ہے مال تو ایسی حقیر چیز ہے جو بچہ کے ان بالوں سے بھی کم حیثیت رکھتا ہے جنہیں کاٹ کر پھینک دیا جاتا ہے۔ لہٰذا مال کو اپنی زندگی کا مقصد نہ بناؤ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا اور اعلیٰ اخلاقی اور روحانی اقدار کو اپنا مطمح نظر بنانا چاہیئے۔

جسمانی صفائی کا التزام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بچہ کی جسمانی صفائی کا بھی بہت خیال رکھتے تھے چنانچہ بخاری میں آتا ہے کہ جب آپؐ کے ہاں آپؐ کے فرزند ابراہیمؓ پیدا ہوئے تو آپ اسے دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے بچہ کو پیار کیا اور پھر اسے سونگھ کر دیکھا کہ اسے پوری طرح صفائی کے ساتھ غسل دیا گیا ہے یا نہیں اسی طرح ساتویں روز لڑکے کا ختنہ کرنے کے حکم سے بھی ظاہر ہے کہ حضور کس طرح جسماتی صفائی کا خیال رکھتے تھے۔

ماں باپ سے بچہ کی علیحدگی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچہ ابراہیمؓ کو جب کہ اس کی عمر صرف دو ماہ کی تھی ملکی رواج کے تحت اس کی صحت کی خاطر اپنے گھر سے باہر ایک اور عورت کے سپرد کیا کہ وہ اسے اپنا دودھ پلا کر پرورش کرے۔ حضور کے اس فعل میں بھی ہمارے لئے سبق ہے اور وہ یہ کہ بچہ کی صحت اور بھلائی کے لئے اگر بچہ کو ماں باپ سے علیحدہ کرنا پڑے تو اس کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ بچہ کی محبت کسی صورت میں بھی اس کی جسمانی اور روحانی تربیت میں حارج نہیں ہونی چاہیئے۔ ذرا سوچیئے اور جائزہ لیجیئے۔ کتنی مائیں ہیں جو بچہ کی بہتری کی خاطر اس طرح انہیں دو ماہ کی عمر میں اپنے سے علیحدہ کرنا گوارا کر سکتی ہیں!

ایام رضاعت کے بعد کی تربیت

ایام رضاعت گزرنے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح خصوصی طور پر بچہ کی تربیت کا خیال رکھتے تھے۔ اس کا اندازہ اس چھوٹے سے واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ ایک دفعہ آپ کے نواسہ حضرت امام حسنؓ نے جب کہ ان کی عمر صرف تین سال کی تھی۔ زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ان کے منہ سے یہ کھجور نکال کر پھینک دی اور پھر انہیں مخاطب کر کے فرمایا بچے! پھر کبھی ایسا نہ کرنا کیونکہ صدقہ ہمارے خاندان کے لئے جائز نہیں ہے۔

> سچی اور حقیقی فتح وہ ہے جو معارف اور حقیقی اور کامل صداقتوں کے شکر کے ساتھ حاصل ہو۔
>
> ــــــ حضرت اقدس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بقیہ : خلاصہ خطبہ جمعہ

سے انسان غنی ہو جائے اس لئے واقفین بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں اور کسی کو اچھا دیکھ کر ان کو تکلیف نہ پہنچے۔ لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ ضرور تکلیف محسوس کریں۔

حضور نے فرمایا جہاں تک ان کی تعلیم کا تعلق ہے جامعہ کی تعلیم کا زمانہ تو بعد میں آئے گا لیکن ابتدا ہی سے ایسے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف سنجیدگی سے متوجہ کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں نظام جماعت بھی (اللہ نے چاہا تو) ضرور پروگرام بنائے گا۔ والدین نظامِ جماعت سے رابطہ رکھیں اور جب بچے اس عمر میں پہنچیں جہاں وہ قرآن کریم اور دینی باتیں پڑھنے کے لائق ہو سکیں تو اپنے علاقہ کے نظام سے یا مرکز کو لکھ کر معلوم کریں کہ اب ہم کس طرح ان کو اعلیٰ درجہ کی قرآن خوانی اور پھر قرآن کے مطالب بھی سکھا سکتے ہیں۔

ایسے گھروں میں جہاں واقفین زندگی ہیں وہاں تلاوت کے اس پہلو پر بہت زور دینا چاہیئے کہ خواہ تھوڑا پڑھایا جائے لیکن ترجمے اور مطالب کے بیان کے ساتھ پڑھایا جائے نماز کی پابندی اور نماز کے لوازمات کے متعلق بچپن سے تعلیم دینا اور سکھانا بھی جامعہ میں آکر سیکھنے والی باتیں نہیں۔ ماں باپ کی تربیت کے نیچے یہ باتیں بچوں کو آجانی چاہئیں۔ اس کے علاوہ تعلیم میں وسعت پیدا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور دینی تعلیم میں وسعت کا ایک طریق یہ ہے کہ مرکزی اخبار اور رسائل کا مطالعہ رہے۔ ساری جماعت کی انتظامیہ کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہیئے کہ آئندہ جب یہ بچے سمجھنے کے لائق ہو جائیں تو اس وقت واقفینِ نو کے لئے بعض مستقل پروگرام اور فیچرز آپ کے رسالوں اور اخباروں میں شائع ہوتے رہنے چاہئیں کہ وقفِ نو کیا ہے؟ ہم ان سے کیا توقع رکھتے ہیں یہ اخبارات چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں ترتیبی پروگرام پیش کیا کریں اور جب ایک حصہ رائج ہو جائے تو پھر دوسرے پھر تیسرے کی طرف متوجہ ہوں۔

علمی بنیاد وسیع کریں

حضور نے فرمایا واقفین بچوں کی علمی بنیاد وسیع ہونی چاہیئے۔ عام طور پر دینی علماء دین کے دائرے سے باہر دیگر دنیا کے دائروں میں بالکل لاعلم ہوتے ہیں اور اس نے دینِ حق کو وہ شدید نقصان پہنچایا ہے کہ مذاہب کے زوال کی یہ ایک بہت ہی اہم وجہ ہے اس لئے جماعت کو اس سے سبق سیکھنا چاہیئے اور وسیع علم کی بنیاد پر قائم دینی علم کو فروغ دینا چاہیئے۔

اور بچپن ہی سے ان واقفین بچوں کو عام جنرل نالج پڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہیئے اور جب وہ سکول میں جائیں تو ایسے مضامین کا انتخاب ہو جن سے سائنس کے متعلق بھی کچھ واقفیت ہو آرٹس کے مضامین، معیشت، اقتصادیات، فلسفہ، نفسیات، حساب اور تجارت وغیرہ ان سب میں کچھ نہ کچھ علم بچے کو ضرور ہونا چاہیئے۔ علاوہ ازیں پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے یعنی اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا میں نصیحت تو کر رہا ہوں لیکن میں جانتا ہوں کہ ہمارے واقفین زندگی بچوں کے والدین میں سے اکثر کے اندر یہ استطاعت نہیں کہ اس پروگرام کو عملی طور پر اپنے بچوں میں رائج کر سکیں اس لئے یہ باتیں تحریک جدید کے متعلقہ شعبے کو نوٹ کرنی چاہئیں اور اس خطبے کے نکات کو آئندہ جماعت تک اس رنگ میں پہنچانے کا انتظام کرنا چاہیئے کہ والدین کی اپنی کم علمی اور اپنی استطاعت کی کمی بچوں کی اعلیٰ تعلیم کی راہ میں روک نہ بن سکے بعض جگہوں پر ایسے بچوں کی تربیت کا انتظام شروع سے ہی جماعت کو کرنا پڑے گا بعض جگہ ذیلی تنظیموں سے استفادے کئے جا سکتے ہیں مگر یہ بعد کی باتیں ہیں اس وقت تو میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ ہمیں کس قسم کے واقفین بچے چاہئیں۔ ایسے واقفین بچے چاہئیں جن کو شروع ہی سے اپنے غصہ کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہیئے جن کو اپنے سے کم علم کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ جن کو یہ حوصلہ ہو کہ وہ مخالفانہ بات سنیں اور تحمل کا ثبوت دیں۔ جب ان سے کوئی بات پوچھی جائے تو وہ ایک دم سے کوئی بات نہ نکالیں بلکہ کچھ غور کر کے جواب دیں یہ بڑی ایسی باتیں ہیں جو بچپن سے ہی طبیعتوں میں اور عادتوں میں رائج کرنی پڑتی ہیں اس بات کی بچپن سے عادت ڈالنی چاہیئے کہ جتنا علم ہے اس کو علم کے طور پر بیان کریں جتنا اندازہ ہے اس کو اندازے کے طور پر بیان کریں اور نئی چیز کا اندازہ لگا کر اس کو واقعات کے طور پر بیان کرنے کی عادت بعض دفعہ انسان کو جھوٹ کی طرف بھی لے جاتی ہے۔ اور بڑی مشکل صورت حال پیدا کر دیتی ہے سب دنیا ان پر ہنس رہی ہوتی ہے۔ اور وہ بیچارے جھوٹ پر جھوٹ بول کر اپنی عزت بچانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں پس اس پہلو سے بچوں کو بہت گہری تربیت دینے کی ضرورت ہے پھر عمومی تعلیم میں ان کی بنیاد وسیع کرنے کی خاطر ان کو ٹائپ سکھانی چاہیئے اکاؤنٹس رکھنے کی تربیت دینی چاہیئے۔ دیانت پر بہت زور ہونا چاہیئے۔ اموال میں خیانت کی کمزوری اگر واقفین میں پائی جائے تو اس کے نہایت ہی خطرناک نتائج نکلتے ہیں دیانت کا ہماری شہ رگ کی حفاظت سے تعلق ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کا سارا مالی نظام اعتماد اور دیانت کی وجہ سے جاری ہے اس لئے واقفین کو مالی لحاظ سے بہت ہی درست ہونا چاہیئے ان کا حساب بھی اچھا ہو اور ان کو بچپن سے تربیت دی جائے کہ کس طرح اموال کا حساب رکھا جاتا ہے روزمرہ سودے کے ذریعہ ان کو تربیت دی جا سکتی ہے اور اگر کبھی ان کے ذریعہ سودا منگوایا جائے تو اس سے ان کی دیانتداری کی نوک پلک کی جا سکتی ہے

باریک نظر سے تربیت کریں

حضور نے فرمایا ماں باپ اگر باریک نظر سے اپنے بچوں کی تربیت کر رہے ہوں تو عظیم مستقبل کی تعمیر کر رہے ہوتے ہیں یہ جتنی باتیں میں کہہ رہا ہوں ان کا اصل میں تقویٰ سے ہی تعلق ہے اور واقفین کو ہمیں نہایت لطیف رنگ میں تقویٰ کی تربیت دینی چاہیئے۔ اس کے علاوہ سخت جانی کی عادت ڈالنا نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا ذیلی تنظیموں سے وابستہ کرنا بہت ضروری ہے۔ پھر اپنے گھروں میں کبھی ایسی باتیں نہیں کرنی چاہیئے جس سے نظامِ جماعت کی تخفیف ہوتی ہو۔ یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو تو آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے بچانا چاہیئے بلکہ یہ سمجھانا چاہیئے کہ اصل محبت تو خدا اور اس کے دین سے ہے۔ اس لئے کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے جس سے خدا کی جماعت کو نقصان پہنچتا ہو۔ آپ کو اگر کسی کی ذات سے تکلیف پہنچی ہے تو اپنا زخم حوصلے کے ساتھ اپنے تک رکھیں اور اس کے اندمال کے جو ذرائع باقاعدہ خدا تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں ان کو اختیار کریں۔ لیکن لوگوں میں ایسی باتیں کرنے سے پرہیز کریں۔ پھر اپنے بچوں کو۔ بیجی چالاکیوں سے بھی بچائیں۔ بعض بچے شوخیاں اور چالاکیاں کرتے ہیں اور ان کو عادت پڑ جاتی ہے اور وہ دین میں بھی پھر ایسی ہی شوخیوں اور چالاکیوں سے کام لیتے رہتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ ان شوخیوں کی تیزی خود ان کے نفس کو ہلاک کر دیتی ہے۔

واقفین بچوں کو وفا سکھائیں

حضور نے فرمایا ایک بات میں آخر میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ ان کو وفا سکھائیں۔ وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔ آپ نے اپنے بچوں کو وقف کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے نتیجہ میں یا تو یہ بچے عظیم اولیاء بنیں گے یا پھر عام حال سے بھی جاتے رہیں گے اس لئے بہت احتیاط پیار و محبت سے ان کی تربیت کریں اور ان کو وفا کے سبق دیں تاکہ وہ آئندہ صدی کی عظیم لیڈر شپ کے اہل بن سکیں۔ وقف کا معاملہ بہت اہم ہے ان کو سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ یہ عہد ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے اگر تم اس بات کے متحمل نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ تم واپس چلے جاؤ وہ بھی ایک دور جماعت میں آنے والا ہے جب ان وقف ہونے والے بچوں سے پوچھا جائے گا کہ اگر زندگی کا سودا کرنے کی ہمت ہے اور توفیق ہے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دو تو پھر تم آگے آؤ ورنہ الٹے قدموں واپس مڑ جاؤ وقف وہی ہے جو وفا کے ساتھ تادمِ آخر قائم رہتا ہے ہر قسم کے زخموں کے باوجود گھسٹتا ہوا بھی انسان اسی راہ پر بڑھتا ہے واپس نہیں مڑا کرتا ایسے وقف کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم واقفین کی ایک ایسی فوج خدا کی راہ میں پیش کریں جو ہر قسم کے ان ہتھیاروں سے مزین ہو جو خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ضروری ہوا کرتے ہیں۔

یہ دفتر (دفتر اوّل) ہمیشہ ہمیش کیلئے زندہ ہو جائے

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اوّل کے وفات یافتہ مجاہدین کے کھاتوں کے احیاء کے ضمن میں جو ہدایات فرمائی ہیں ان میں سے ایک اہم ہدایت یہ ہے کہ جماعتوں میں معمر دوستوں پر مشتمل کمیٹیاں بنائی جائیں جو کرید کرید کر وفات یافتہ مجاہدین کے وارثوں کے پتہ جات معلوم کریں۔

امید ہے ہر جماعت میں اس ہدایت پر بااحسن طریق عمل ہو رہا ہوگا۔ ورثاء کے پتہ جات معلوم ہونے کے ساتھ ساتھ وہ معلومات دفتر ہذا کو بھجوائی جاتی رہیں۔ تاکہ ہم اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی اس مبارک تحریک کو جلد از جلد تکمیل تک پہنچائیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضورِ انور کا مکتوب گرامی

ہمارے لئے یہ انتہائی خوشی کا مقام ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الفضل کا بالاستیعاب مطالعہ فرماتے ہیں۔ اور ایسی گہری نظر سے مطالعہ فرماتے ہیں کہ ہر اچھی اور پیاری بات کا داد و تحسین سے الفضل کے ادارے کا اور مضمون یا نظم کے مصنفہ کا نہ صرف دل خوش کر دیتے ہیں بلکہ اس کی آئندہ نسلوں کے لئے بھی فخر کا مقام پیدا کرنے کے لئے اپنے دست مبارک سے خطوط تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت امام کی مصروفیات اور ان کے باوجود یہ خطوط یہ محض اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہے۔ چند روز ہوئے ہم نے مکرمہ امۃ الباری صاحبہ کی ایک نظم شائع کی تھی حضور انور نے یہ نظم پڑھی اور مکرمہ امۃ الباری صاحبہ کو مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا

"عزیزہ امۃ الباری

....

ابھی الفضل ۱۱ر جنوری میں آپ کی نظم ایسرانِ راہ مولیٰ پڑھی تو

"جو بدلی غم کی اٹھی دل پہ تھوڑی برسا دی"

ساری نظم ہی بڑی پُر اثر ہے اور فصیح و بلیغ ہے مگر بعض اشعار اور بعض مصرعے تو شوخیٔ تحریر کے فریادی بنے ہوئے ہیں۔

میں نے سوچا کہ پہلے اس سے کہ میری آنکھیں خشک ہو جائیں میں آپ کو بتا دوں کہ یہ نظم پڑھ کر اسیرانِ راہ مولیٰ کے ساتھ ساتھ میرے دل نے آپ کو بھی دعائیں دیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس دنیا میں اور آخرت میں بھی جزا و عطا فرمائے۔"

اس خط کے ملنے پر امۃ الباری صاحبہ کی جو کیفیت ہوئی اس کا انہوں نے اپنے ایک خط میں یوں ذکر کیا۔

(اور حضور انور کے خط سے متاثر ہو کر ایک نظم بھی اشاعت کے لئے ارسال کی۔ نظم صفحہ ۲ پر شامل اشاعت کی جا رہی ہے ہم موصوفہ کو حضور کا مندرجہ بالا خط ملنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں)

سب سے پہلے تو اپنے مولیٰ کریم کا شکریہ ادا کرتی ہوں جس نے مجھے ایک بہت گراں قدر نعمت سے نوازا ہے۔ میں خود جانتی ہوں کہ میں کیا ہوں اور میری حیثیت کیا ہے میرے آقا کی ذرہ نوازی ہے کہ انہوں نے الفضل میں میری نظم دیکھ کر مجھے دستِ مبارک سے مکتوب تحریر فرمایا کبریٰ کے گھر نارائن والا محاورہ بدل کر یوں کر دیجیئے کہ باری کو حضور کا خط آنا دنیا کے سب سے بڑے سخن فہم کی داد مل جائے مرید کو پیر کا دعاؤں بھرا خط آ جائے تو سوائے حمد و ثنا ربّ جلیل کے اور تر دل سے نذرانۂ اشک پیش کرتے کے بندہ کیا کر سکتا ہے۔ وہ ذرہ نواز ہستی کیمیا گر ہے۔ پارس پتھر ہے خدا تعالیٰ ہر آن سلامت رکھے۔ اس کیفیت میں میں جو نظم ہوئی ارسال خدمت ہے درست کر لیجئے۔ آپ کا شکریہ آپ نے الفضل میں میری نظم کو جگہ دی میں سوچ رہی ہوں میرا درویش باپ اور میری فنا فی اللہ ماں اس بندہ نوازی پر کتنا خوش ہوتے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست گزار ہوں میرا تو یہ حال ہے کہ

حضور کے خط کو لئے پھرتی ہوں میں یوں کہ اگر
کوئی پوچھے کہ یہ کیا ہے تو چھپائے نہ بنے

ڈاکٹر عبدالرشید تبسّم صاحب کا ذکرِ خیر

محترم چوہدری عبدالواحد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد

اخبار الفضل میں ڈاکٹر عبدالرشید تبسم صاحب کے بارے میں محترم نسیم سیفی صاحب کا مختصر نوٹ پڑھا۔ اپنا طالب علمی کا سارا زمانہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ تبسم صاحب ہائی سکول گورداسپور میں دسویں جماعت تک میرے کلاس فیلو رہے۔ یہ اوجلہ (جو گورداسپور سے دو اڑھائی میل کے فاصلہ پر تھا) کے رہنے والے تھے۔ میرا گاؤں نبی پور جو گورداسپور سے کلانور جانے والی سڑک پر ایک میل کے فاصلہ پر تھا کبھی تبسم صاحب میرے گاؤں میں آ جاتے کبھی میں ان کے گاؤں میں چلا جاتا۔ ہم مل کر پڑھا کرتے تھے۔

چوتھی جماعت کے ضلع بھر کے طالب علموں کا وظیفہ کا امتحان ہوا۔ گورداسپور ہائی سکول میں چار وظیفے آئے۔ ان میں گورداسپور کا ایک لڑکا سید خورشید احمد تھا جو بعد میں لاہور سیکرٹریٹ میں بجٹ آفیسر ہوا باقی ہم تین احمدی لڑکے تھے۔ ان میں ایک کا نام عبدالحکیم تھا (اوجلہ کا) جو بعد میں ڈاکٹر بنا۔ تبسم کی بہن رشیدہ سے شادی ہوئی۔ مگر فوت ہو گیا۔ دوسرے تبسم صاحب تھے تیسرا راقم الحروف تھا۔ ہم تینوں احمدی طالب علم گورداسپور ہائی سکول میں اچھی شہرت رکھتے تھے۔

نارمل سکول کے ہیوپل ٹیچر (ایسے شاگرد جو اچھی مہارت رکھتے تھے اور بطور استاد پڑھاتے بھی تھے) ہائی سکول کی چھوٹی جماعت کے طالب علموں کو پڑھانے آیا کرتے میں دوسری جماعت میں تھا میرے استاد نے ہیوپل ٹیچر سے کہا عبدالواحد شعر کہا کرتا ہے۔ وہ حیران ہوا۔ آزمائش کے لئے اس نے مجھے ایک طرح مصرعہ

"بسنت آئی کھلے ہیں پھول ہر جا"

دیا میں نے اگلے دن اس پر ۲۸ شعر کہہ کر پیش کر دیئے۔ تبسم صاحب کو خیال آیا کہ میں شعر کیوں نہیں کہہ سکتا۔ چنانچہ انہوں نے آٹھویں جماعت تک پہنچتے پہنچتے بہت عمدہ شعر کہنے شروع کر دیئے۔ میں نے یہ شغل ترک کر دیا۔ تبسم صاحب نے خوب ترقی کی۔ دسویں پاس کرنے کے بعد تبسم صاحب اسلامیہ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ میں نے دیال سنگھ کالج میں داخلہ لے لیا۔ لاہور میں بھی ہم ملتے رہتے تھے۔ تبسم صاحب نے مجھے بتایا کہ وہ ایک بار اپنی ایک نظم لے کر ڈاکٹر اقبال کے پاس گئے اس میں اصلاح کرنے کی خواہش کی مگر ڈاکٹر صاحب نے معذرت کر دی کہ فرصت نہیں ہے۔

تبسم صاحب موضع اوجلہ کے رہنے والے تھے۔ وہاں ان کا کافی بڑا خاندان تھا۔ چوہدری عبدالغفور صاحب قانونگو انکے والد تھے۔ چوہدری عبدالعزیز صاحب حضرت مولوی محمد الدین صاحب کے خسر تھے۔ چوہدری عبدالغنی صاحب جو چوہدری عبدالرحیم صاحب "الفیض" والوں کے والد تھے۔ یہ سب اوجلہ کے رہنے والے تھے۔ سب رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے بڑے ہی مخلص لوگ تھے۔ اوجلہ میں تبسم صاحب کے اور بھی عزیز تھے۔

تبسم صاحب شروع سے ہی علمی مذاق رکھتے تھے۔ سیکرٹریٹ میں زمینداروں کیلئے ایک رسالہ شائع ہوا کرتا تھا جس کے یہ ایڈیٹر تھے۔ ربوہ آتے تو خاکسار سے ضرور ملا کرتے تبسم صاحب بہت ہی قابل انسان تھے۔

درازی عمر کا نسخہ

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

یاد رکھو! ہمدردی تین قسم کی ہے اوّل جسمانی دوم مالی تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے جس میں نہ صرفِ زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے۔

...... دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت بلکہ جب تک انسان انسان ہے وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے۔ اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بڑا وسیع ہے۔ اور اگر اس ہمدردی سے انسان کام نہ لے، تو سمجھو بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔

..... دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں اُن کی عمر دراز ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے وہ زمین پر ٹھہری رہتی ہے۔ (الرعد-۱۸)

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہونے والوں بچوں کو وقفِ نو میں پیش کریں —— (وکیل الدیوان)

احباب جماعت سے

احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا کر رہی ہے۔ احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے واقفیت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ الفضل ہے کیا آپ نے اپنے گھر کے افراد کے مطالعہ کے لیے اخبار الفضل جاری کروایا ہے؟

(مینجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

علی گڑھ میں درس و تدریس

ایک لمبے عرصہ سے ہم نے کسی نام کیساتھ علیگ لکھا ہوا نہیں دیکھا۔ شائد اس لئے نہیں لکھا جاتا کہ اب کون سمجھے گا کہ علیگ کیا ہوتا ہے۔ بات بھی ٹھیک ہے۔ اب کون سمجھے گا کہ علیگ کسے کہتے ہیں۔ لیکن ایک وقت تھا کہ یہ لفظ بڑا معتبر اور مستند سمجھا جاتا تھا۔ جس شخص کے نام کے ساتھ علیگ لکھا دیکھتے تھے لوگ جان جاتے تھے کہ یہ یقیناً عالم و فاضل ہے۔ علیگڑھ کا گریجوایٹ ہے اور علی گڑھ میں تعلیم کا جو بھی معیار تھا اس میں سے گذر کر لوگ، خاصے معتبر ہو جایا کرتے تھے۔ وضع قطع سے بھی پہچانے جاتے تھے۔ گھٹنوں سے چار چھ انچ اونچی شیروانی اور پاجامہ یہ لباس اس بات کی دلیل ہوتا تھا کہ یہ شخص علیگڑھ میں تعلیم حاصل کر چکا ہے۔ آج کل آپ کسی سے اس بات کا تذکرہ کریں تو وہ شائد اس بات کو نہ سمجھ سکے کہ علیگڑھ یونیورسٹی کے طلباء اپنے وضع قطع کا کتنا خیال رکھتے تھے اور تعلیمی لحاظ سے اپنے آپ کو برتر ثابت کرنے کی اہلیت کے مالک ہوتے تھے۔

مسعود زیدی بھی علیگ ہیں اور ان کے والد صاحب بھی علیگ تھے۔ ان دونوں نے علیگڑھ یونیورسٹی سے تعلیم بھی حاصل کی اور پھر وہاں پڑھایا بھی۔

سیارہ ڈائجسٹ کے مدیر آفاقی صاحب نے زیدی صاحب سے پوچھا کہ اس وقت کے طالب علموں میں جو جذبہ تھا وہ موجودہ نسل میں دکھائی نہیں دیتا۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

مسعود زیدی۔ آج کل جو لوگ بڑھ چڑھ کر نظامِ تعلیم کی باتیں کرتے ہیں میں اُن سے پوچھتا ہوں کہ علی گڑھ سے اچھا معیارِ تعلیم اور کہاں تھا؟ علیگڑھ میں محبت اور اتفاق کا جو جذبہ تھا۔ اُس کی مثال آج تک کوئی دوسرا تعلیمی ادارہ پیش نہیں کر سکا۔ وہاں تو یہ پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ کون شیعہ ہے اور کون سنی ہے کون وہابی ہے اور کون بریلوی ہے۔ امیری اور غریبی میں بھی کوئی امتیاز نہ تھا۔ علی گڑھ یونیورسٹی کو اتنی اہمیت حاصل تھی کہ علامہ اقبال نے بھی علی گڑھ کے طلباء سے ہی خطاب کیا ہے۔ قائدِ اعظم نے بھی علیگڑھ والوں کی تعریف کی۔ اب بھی جب ہم علی گڑھ والے آپس میں ملتے ہیں تو یقین کیجیئے اُسی روایتی جذبے اور محبت سے ملتے ہیں۔ اگر علیگڑھ کی سپرٹ کو اپنایا جائے تو ہمارے موجودہ ملکی اور قومی مسائل اور پریشانیاں باآسانی حل ہو سکتی ہیں۔ میں آپ کو بتاؤں کہ علیگڑھ کے ماحول میں استاد کا رتبہ بالکل باپ جیسا ہوتا تھا۔ لگے ہاتھوں آپ کو دو دلچسپ واقعات بتاتا چلوں۔ ہوا یوں کہ میں علی گڑھ کی فٹ بال ٹیم کا کپتان تھا اور غوث بخش بزنجو میری ٹیم میں ہوا کرتے تھے۔ میں اُن طلباء میں سے تھا جو کلاس سے بھاگ جایا کرتے ہیں حاضری لگائی اور بھاگ گیا۔ میرے والد میر ولایت حسین یونیورسٹی کورٹ کے ممبر تھے۔ انہیں جب میری حرکت کا پتہ چلا تو انہوں نے میرے استاد کو لکھا "میں نے سنا ہے کہ یہ کلاس سے بھاگ جاتا ہے۔ لہذا آپ اس کی پندرہ روزہ رپورٹ مجھے بھجوایا کریں"۔ اب مصیبت یہ تھی کہ میری کرسی استاد کے قریب ہی رکھی ہوئی تھی اور سوالات کی ابتدا مجھ سے ہی ہوتی تھی۔ یہ مختار مسعود جو آج کل آئی سی ایس ہیں ان کے والد شیخ عطاء اللہ ہمارے استاد ہوا کرتے تھے میرے پاس بی اے میں اکنامکس تھی۔ دو تین روز تو میں باقاعدگی سے بھگتتا رہا۔ آخر ایک روز میں نے اپنے دوست سے کہا کہ شیخ صاحب سے کہہ دینا میری والدہ کی طبیعت اچھی نہیں ہے میں گھر جا رہا ہوں اُس لڑکے نے ویسے ہی کیا۔ شام کو شیخ صاحب ہمارے گھر مزاج پرسی کے لئے چلے گئے۔ میں ان دنوں بورڈنگ میں رہا کرتا تھا۔ شیخ صاحب نے گھر جا کر پوچھا "مسعود کی والدہ کیسی ہیں؟ والد صاحب نے کہا "ٹھیک ہیں" یہاں آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ جواب سُن کر شیخ صاحب نے میرے والد سے یہ نہیں کہا کہ مسعود کالج سے بھاگ گیا تھا۔ بلکہ اگلے روز جب میں کلاس میں موجود تھا اُس وقت بھی دوسرے لڑکوں کے سامنے کوئی بات نہ کی لیکن چھٹی کے بعد علیحدگی میں لے جا کر مجھے کہنے لگے "مسعود تم نے میرے ساتھ جھوٹ بولا" اُس وقت شیخ صاحب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ وہ بولے "میں تمہارے گھر گیا تھا۔ تمہاری والدہ تو بالکل ٹھیک تھیں"۔ یقین کریں آفاقی صاحب! استادِ محترم کی یہ بات سن کر مجھ پر ایک بجلی سی گری۔ اس واقعہ نے مجھ پر اتنا اثر کیا کہ میں جو اسکول سے بھاگ جایا کرتا تھا۔ میں نے بی اے اکنامکس میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

مسعود زیدی! اب آپ شاگردی کے بارے میں بھی سن لیجیئے۔ میں یونیورسٹی میں لیکچرر لگ گیا۔ اب بڑی مصیبت یہ تھی کہ جب لڑکوں کو یہ پتہ چل جائے کہ ہمارا استاد کم پڑھا لکھا ہے تو وہ بڑی تیاری کر کے آتے ہیں۔ چنانچہ میں بھی رات کو دو تین بجے تک پڑھا کرتا تھا۔ والدہ کہا کرتی تھیں "بیٹا اچھا استاد ہوا ہے۔ طالب علمی میں تو اسے کتاب کھولتے نہیں دیکھا اب دیکھو تو دو تین بجے تک پڑھ رہا ہے" دراصل بات یہ ہے آفاقی صاحب کہ قابل ہونا دوسری چیز ہے لیکن دوسروں کو سکھانا اس سے بہت مختلف عمل ہے۔ ایک روز جب میں بی اے کی کلاس لے رہا تھا تو ایک لڑکا جو غالباً میرا ہی ہم عمر ہو گا اُس نے کلاس ختم ہونے کے بعد مجھ سے کہا سر پچھلے ہفتے کی حاضری دے دیجیئے۔ کوئی ایک یا دو دن کی حاضری مانگتا تو دے دیتا مگر وہ تو پورے ہفتے کی حاضری مانگ رہا تھا۔ اُن دنوں میرا شاگردوں پر بہت رعب ہوا کرتا تھا۔ لوگ میری بات بھی مانتے تھے۔ اُس لڑکے سے میں نے پوچھا۔ کیا تم کلاس میں موجود بھی تھے"۔ اُس نے کہا "جناب میں تو تھا مگر آپ نہیں تھے" مجھے اُس کی بات پر تعجب تو بہت ہوا۔ میں نے اُس کی حاضری لگا دی۔ ایک روز اُس طالب علم نے پھر وہی حرکت کی اور میرے دریافت کرنے پر کہا "جناب میں تو تھا مگر آپ نہیں تھے" اب تو مجھے اُس پر سخت طیش آیا۔ میں نے اُسے زور دار ایک تھپڑ مارا تو وہ گر گیا۔ اُس کے بعد میں نے اُس کی اچھی خاصی مرمت کی۔ اس نے "مار ڈالا مار ڈالا" کا شور مچا دیا۔ میرے استاد طاہر رضوی صاحب ابھی تک حیات تھے وہ ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ تھے۔ وہ دوڑے دوڑے آئے اور مجھے ڈانٹا کہ یہ کیا۔ تم نے لڑکے کو مار مار کر اُس کا بھرکس نکال دیا۔ وہ مجھے اپنے دفتر میں لے گئے اور بہت ڈانٹا مگر اس کے بعد وہ طالب علم ذمہ دار ہو گیا اور اس نے دوبارہ ایسی حرکت نہیں کی۔ پھر میں نے جنگ کے زمانے میں پانی پت میں کمبل بنانے کا کارخانہ لگایا اُس زمانے میں پنجاب گورنمنٹ کا ایک انڈسٹریل بورڈ اسکول ہوا کرتا تھا میں، شیخ صادق حسن اور کچھ دوسرے دوست اس میں شامل تھے۔ کافی ٹھیک ٹھاک کام چل رہا تھا۔ میری اچھی خاصی آمدن تھی۔ اب ذرا اس طالب علم کا قصّہ سن لیجیئے جس کی میں نے پٹائی کی تھی۔ اس واقعہ کے تین چار سال بعد ایک روز میں نئی دہلی میں صبح دس ساڑھے دس بجے ٹہل رہا تھا کہ ایک کار آ کر رُکی۔ اس کار سے وہی مونچھوں والا لڑکا نکلا جس کی چار سال پہلے میں نے پٹائی کی تھی اُس کے ساتھ دو اور لڑکے بھی کار سے نکلے۔ میں نے سوچا اب یہ کہیں گے استاد کہاں جاتے ہو۔ پچھلا حساب تو بے باک کرو لہذا میں نے سوچا کہ اس سے پیشتر کہ یہ شروع کریں میں ہی اس پر برس پڑوں میں نے لڑکے سے ڈانٹ کر کہا۔ "ادے لفنگے تو کہاں"

اُس نے کہا۔ "سر! میں آپ کی دعا سے پارلیمنٹ میں انڈر سیکریٹری ہوں" میں نے کہا "مار کھانے کے بعد"؟ اُس نے سر سے ہیٹ اتارا اور کہنے لگا۔ "سر! اگر آپ جوتے مارتے تو میں چیف منسٹر بن جاتا۔"

اب آپ خیال کیجیئے کہ یہ بات سُن کر مجھ پر کیا گزری ہوگی۔ تو جناب یہ علیگڑھ کے زمانے کے استاد تھے اور کچھ اسی قسم کی تعلیم و تربیت ہوا کرتی تھی۔ لیکن اب تو عالم یہ ہے کہ استاد لڑکوں سے ڈرتے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اب تو پہلے جیسا پیار و محبت ہی نہیں رہا۔

بقیہ : اداریہ

تبدیلی کر کے کچھ کا کچھ بن جائے اور پھر مقابلہ کرے دیگر مذاہب کے بنیادی عقائد سے۔ عقل ہرگز اس بات کو باور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ بدلتی ہوئی باتوں کا نام مذہب رکھا جا سکتا ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ بہائی شروع ہی سے اسلام سے منحرف ہو گئے تھے۔ عقائد جدا۔ اعمال مختلف اور متضاد۔ اب ان کی کیا حالت ہے۔ یہ بات قابلِ غور ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا

• محترمہ شریفہ بی بی صاحبہ والدہ محمد کریم مبشر صاحب (میانوالی خانانوالی) کے کولہے میں فریکچر ہوگیا ہے۔ شدید تکلیف میں ہیں۔

احباب جماعت سے درد مندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو کامل و عاجل صحت سے نوازے اور ان کی عمر میں برکت دے۔

رانا عبدالخالق ——— ربوہ

• خاکسار کی اہلیہ امتہ القیوم بیگم صاحبہ چند دنوں سے ہائی بلڈ پریشر اور پٹھوں کے کھچاؤ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

محمد سلیم شیخ ربوہ

• مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ کراچی کے والد مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب ساکن محلہ دارالرحمت وسطی پندرہ بیس روز سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے موصوف کی مکمل صحتیابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(عنایت اللہ۔ کارکن دفتر خدام الاحمدیہ)

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی/موصیات کے پتے درکار ہیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور کو ان کے بارے میں علم ہو تو دفتر ھذا کو فوری اطلاع دیں۔

۱۔ مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالمجید صاحب وصیت نمبر ۱۳۷۱۷۔ سابقہ پتہ دارالصدر شمالی اور نومبر ۸۳ء کا پتہ مکان نمبر ۲۳ بیت الرضا کالونی (نزد طبیہ کالج) ملتان روڈ لاہور

۲۔ مکرم صداقت علی صاحب ولد چوہدری برکت علی صاحب وصیت نمبر ۱۹۹۳۱ انے راجن پور سے ۳/۱۰-۱۶ کو وصیت کی تھی اس کے بعد موصی گلبرگ لاہور آگئے۔

۳۔ محترمہ بشیر بیگم صاحبہ زوجہ حاجی محمد ابراہیم صاحب وصیت نمبر ۲۱۵۰۱ سکنہ بوہڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ

سیکرٹری مجلس کارپرداز

دوہرا ثواب

تحریک جدید کی سابقہ روایت کے مطابق امسال بھی ایک فہرست ایسی تیار کی جائے گی جس میں ۳۱ مارچ تک سال رواں کا چندہ سو فیصد ادا کرنے والوں کے اسماء گرامی ہونگے اور ان کے لئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے گی۔ پھر اس فہرست میں ان دوستوں کے نام شامل کر کے جو ۲۹ رمضان تک اپنے چندہ سے سبکدوش ہو جائیں گے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی مکرر درخواست کی جائے گی۔ ہر مخلص کو چاہیئے کہ اس دوہرے ثواب کے موقع سے فائدہ اٹھائے۔

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید اس اہم امر کو اپنی اپنی جماعت میں رواج دیں اور ادائیگی کرنے والے دوستوں کے اسماء بھجواتے رہیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

داخلہ مدرستہ الحفظ

مدرستہ الحفظ میں چند طلبہ کے داخلہ کی گنجائش ہے۔ داخلہ کے لئے انٹرویو ۱۳ اپریل ۱۹۸۹ء جامعہ احمدیہ میں صبح ۸ بجے ہوگا۔

داخلہ کے لئے شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ عمر۔ ۱۲ سال سے زائد نہ ہو (پرائمری پاس طالب علم جس کی عمر ۱۰ سال ہو ترجیح دی جائے گی)

۲۔ پرائمری پاس ہو۔

۳۔ قرآن کریم ناظرہ مکمل اور اچھی طرح پڑھا ہوا ہو۔ اور حافظہ اچھا ہو۔

درخواستیں انٹرویو سے پہلے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ (والد صاحب کی تصدیق بھی ضروری ہے) اور پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو سٹیٹ کاپی منسلک ہو۔ نگران صاحب مدرستہ الحفظ جامعہ احمدیہ ربوہ کے نام بھجوادیں اور انٹرویو کے وقت پرائمری پاس کا اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

ہماری اعلیٰ لذّات
ہمارے خدا میں ہیں

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۶۸۵۶۔ میں عبدالقیوم پاشا ولد عبدالحمید خان صاحب قوم پٹھان پیشہ واقف زندگی عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۷-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 672/- روپے ماہوار الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالقیوم پاشا۔ ۱۷/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مبارک احمد ظفر وصیت نمبر ۲۳۶۸۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حافظ راشد جاوید وصیت نمبر ۲۶۰۱۲۔

مسل نمبر ۲۶۸۵۷۔ میں فخر الحق شمس ولد حافظ مبین الحق شمس قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۷-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 672/- روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ فخر الحق شمس دارالعلوم وسطی نزد بیت اللطیف ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مبارک احمد ظفر وصیت نمبر ۲۳۶۸۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حافظ راشد جاوید وصیت نمبر ۲۶۸۱۲۔

مسل نمبر ۲۶۸۵۹۔ میں محمد قاسم ایاز ولد خادم حسین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زرگری عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان کچا پکا ۲۲/۱۶ برقبہ دس مرلہ واقع دارالرحمت وسطی ربوہ مالیتی اسی ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 350/- روپے ماہوار بصورت زرگری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد قاسم ایاز ۳۲/۱۶ ریلوے روڈ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ مبشر احمد ولد محمد قاسم ایاز پسر موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منور احمد پسر موصی۔

نصاب مرکزی سہ ماہی امتحانات

سہ ماہی اوّل ۲۳ مارچ ۸۹ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم: پارہ ۲۹ ربع چہارم پارہ ۳۰ ربع اوّل

۲۔ کتاب ضرورۃ الامام۔ ۳۔ کتاب بنیادی نصاب۔

سہ ماہی دوم ۸۹ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم: پارہ ۳۰ ربع دوم، سوم

۲۔ کتاب چشمہ مسیحی۔ ۳۔ کتاب بنیادی معلومات

سہ ماہی سوم ۸۹ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم: پارہ ۳۰ ربع چہارم

۲۔ کتاب "تحفہ غزنویہ" مکمل۔ ۳۔ کتاب "بنیادی نصاب" مکمل۔

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خبریں

* پاکستان نے زمین سے فضا میں مار کرنے والے سام میزائل اور لیزر رینج فائنڈرز تیار کر لیے ہیں۔ اس کا نام حضرت زبیر کے نیزے کے نام پر عنزہ رکھا گیا ہے۔ عنزہ ۵ ہزار میٹر تک مار کر سکتا ہے۔ اور لیزر رینج فائنڈر ۱۵۰ سے ۱۵ ہزار میٹر تک طیاروں کا پتہ چلا سکتا ہے۔

* وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بنیاد پرست رشدی کا معاملہ بہانہ کے طور پر حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت مظاہروں پر پابندی نہیں لگائے گی لیکن مظاہروں میں جانوں کا ضیاع مناسب نہیں اور غریبوں کے بچے گولیاں کھانے کے لئے نہیں ہیں اور کہ اگر کسی نے سیاست کرنی ہے تو سیاسی اداروں کے اندر کرے۔

* وزیراعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے دورۂ چین سے واپسی پر اسلام آباد ہوائی اڈے پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مارشل لاء کے حامی بیگناہ افراد کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں۔ اور سیاسی ہنگامہ آرائی سے سیاسی فائدہ اٹھانے کی کوشش ناکام بنا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا ان کی حکومت ہلاک شدگان کو معاوضہ ادا کرے گی۔

* ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فیصل آباد نے فوری طور پر ضلع بھر میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ عائد کر دی ہے جس کے تحت لاٹھیاں۔ ڈنڈے چاقو خنجر اور نیزے وغیرہ لے کر چلنے پر پابندی ہو گی۔ نیز آتشیں اسلحہ کی نمائش کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔

* ریلوے کسٹمز کے عملہ نے آج نائیجیریا کے دو باشندوں کو ڈرامائی انداز میں گرفتار کر کے ان کے پیٹ میں چھپی ہوئی بھاری مقدار میں ہیروئن برآمد کر لی۔ ڈاکٹر جبار نے ابتداء میں ۶۰ گرام ہیروئن برآمد کی اور رات گئے تک وقفوں کے ساتھ انہیں دوائی پلانے کے بعد برآمدگی کا سلسلہ جاری رکھا۔

• ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ روح اللہ خمینی نے شیطانی آیات کے بدنام زمانہ مصنف سلمان رشدی کے قتل کا فتویٰ جاری کر دیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ کوئی بھی شخص جو موت کی سزا پر عملدرآمد کے سلسلے میں جاں بحق ہو گیا اسے شہادت کا درجہ ملے گا۔

• شیطانی آیات کے مصنف سلمان رشدی کی ناپاک کتاب کے خلاف ملتان۔ بہاولپور اور حیدر آباد میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ مظفرگڑھ مردان نوشہرہ اور پشاور میں مظاہرے ہوئے اسکے علاوہ مقبوضہ کشمیر میں بھی مظاہروں میں پولیس اور مظاہرین میں جھڑپیں ہوئیں۔ پولیس کی فائرنگ سے تین افراد ہلاک اور ۴۰ زخمی ہو گئے۔ سرینگر میں کل مکمل ہڑتال رہی اور کاروباری ادارے دفاتر اور تعلیمی ادارے بند رہے

• آج کابل ایرپورٹ پر روس کے آخری فوجیوں کی روانگی کے موقع پر ایک تقریب ہوئی۔ کابل میں روسی فوجی کمانڈر لیفٹیننٹ کرنل سیوگر جوف نے بتایا کہ وہ اور دوسرے تھوڑے بہت فوجی چھوڑ گئے ہیں ان کے سمیت تمام روسی فوجی ۱۵ فروری تک چلے جائیں گے

مطالعہ کتب انصاراللہ

۱۔ جنوری ۸۹ء۔ کشتی نوح۔ ۲۔ فروری ۸۹ء۔ لیکچر سیالکوٹ۔ ۳۔ مارچ امتحان ۴۔ اپریل ۸۹ء کتاب "آسمانی فیصلہ"۔ ۵۔ مئی ۸۹ء۔ تحفہ قیصریہ۔ ۶۔ جون امتحان ۷۔ جولائی ۸۹ء کتاب "لیکچر لاہور"۔ ۸۔ اگست ۸۹ء۔ کتاب "نشانِ آسمانی"۔ ۹ ستمبر امتحان ۱۰۔ اکتوبر ۸۹ء کتاب "دافع البلاء"۔ ۱۱۔ نومبر ۸۹ء۔ کتاب فتح اسلام۔ ۱۲۔ دسمبر ۸۹ء کتاب "پیغام صلح"۔

قیادت تعلیم۔ مجلس انصاراللہ مرکزیہ

رمضان المبارک کی آمد آمد

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بفضلہ تعالےٰ امسال رمضان المبارک اپریل کے پہلے عشرہ میں شروع ہو گا۔ جماعتیں اس مہینہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور تراویح اور درس و تدریس کا پروگرام بنائیں۔ تمام مربیان کرام رمضان المبارک اپنے اپنے سینٹر میں گذاریں۔ اور نماز تراویح اور درس کا التزام کریں۔

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

اعلان برائے حفّاظ کرام

رمضان المبارک ۸۹ء اپریل کے پہلے عشرہ میں شروع ہو رہا ہے۔ نظارت اصلاح وارشاد ہر سال مختلف جماعتوں کے مطالبہ پر نماز تراویح کے لیے حفّاظ کرام بھجواتی ہے۔ جو حفّاظ کرام نظارت کے تحت امسال تراویح میں قرآن کریم سنانے کے لیے جماعتوں میں جانا چاہتے ہوں وہ جلد از جلد اپنے نام اور کوائف بھجوادیں۔

نیز جن جماعتوں کو رمضان المبارک کے لیے حفّاظ کرام کی ضرورت ہو وہ بھی جلد نظارت ہذا کو لکھیں۔ ؛ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ؛

تعلیمی میدان میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

دنیا بھر کے وہ تمام احمدی جنہوں نے تعلیمی میدان میں کسی بھی وقت بورڈ یا یونیورسٹی سے اول، دوم یا سوئم پوزیشن حاصل کی ہو صد سالہ احمدیہ جوبلی کے موقع پر نمائش کے سلسلہ میں اپنے مختصر حالاتِ زندگی اور پوزیشن حاصل کرنے کی تفصیل اور کارڈ سائز کی تین عدد تصاویر درکار ہیں۔ مستورات اپنے کوائف اور تصاویر مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوائیں اور صرف کوائف کی نقل نظارت تعلیم کو بھی ارسال کریں۔

محترمہ فوزیہ احمد صاحبہ سی۔ ۱۸۰۔ ماڈل ٹاؤن لاہور پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۷۰۰

مرد اپنے کوائف اور تصاویر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ پوسٹ کوڈ نمبر ۳۵۴۶۰ ارسال کریں۔ براہ کرم اپنے کوائف اور تصاویر جلد از جلد رجسٹرڈ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

صرف ایک دن

الفضل کی توسیع اشاعت ایک نیک کام ہے اور مہینہ میں صرف ایک دن ضرور اس نیک کام کیلئے مقرر فرماویں

(مینیجر)

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

عزیزہ سعدیہ جواد مخدوم بنت مکرم احمد جواد مخدوم صاحب آف میانی (ضلع سرگودہا) نے مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان منعقدہ اپریل ۱۹۸۸ء میں ۷۱۱/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے سرگودہا ڈویژن کی جملہ طالبات میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور جماعت کے لئے مفید وجود بنائے...

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ

ڈاکٹری سیمپلز SAMPLES

ہم مزمن امراض (CHRONIC DISEASES) کیلئے ۴۰ روزہ کورسز بطور نمونہ مستند معالجین کو پیش کرتے ہیں۔ ایلوپیتھ ڈاکٹرز، ہومیوپیتھ ڈاکٹرز اور اطباء مندرجہ ذیل مختصر کورسوں میں سے کوئی تین مع لٹریچر بطور نمونہ طلب فرمائیں۔ معلومات کیلئے تشریف لانے والوں کو بھی ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔

- بواسیر کورس - PILES C.C
- ناسور کورس - FISTULA C.
- سر درد کورس - HEADACHE C.
- دمہ کورس - ASTHMA C.
- فالنگ ہیئر کورس - FALLING HAIR C.

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ پاکستان

فون سیلز: ۷۷۱ کلینک: ۶۰۶

رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷